رشکِ زمانہ لوگ' صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی۔ ناشر: خورشید گیلانی ٹرسٹ ۲۲' ایچ مرغزار آفیسرز کالونی' ملتان روڈ' لاہور۔ صفحات: ۱۹۲۔ قیمت: ۱۱۰ روپے۔

سید خورشید احمد گیلانی مرحوم پر ''خوش درخشید ولے شعلۂ مستعجل بود'' کی مثل صادق آتی ہے۔ وہ ایک خوش نوا خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت منجھے ہوئے' پختہ کار ادیب بھی تھے۔ مدتوں کوچۂ صحافت میں قلم کی جولانیاں دکھائیں۔ ان کی متعدد تصانیف چھپ چکی ہیں۔ یہ کتاب ۳۵ مرحوم اور زندہ شخصیات پر اُن کے کالموں اور مضامین کا مجموعہ ہے جسے حال ہی میں ان کے برادر گرامی سید ارشاد احمد عارف نے یکجا کر کے شائع کیا ہے۔ انھیں آپ شخصیے یا خاکے بھی کہہ سکتے ہیں۔

زیادہ تر خاکے تاثراتی اور تحسینی و توصیفی ہیں۔ البتہ چند ایک میں تجزیاتی انداز بھی ملتا ہے (محمد طفیل' احسان دانش وغیرہ)۔ خورشید گیلانی نے یہ تذکرے ایک گہری اور پُرخلوص محبت یا عقیدت کے ساتھ لکھے ہیں۔ بزرگوں کے تذکروں میں تو کسر و انکسار بجا اور مدح و عقیدت فطری ہے اور مناسب بھی لیکن یہ خورشید گیلانی کی ذہنی وسعت اور فراخیِ قلب ہے کہ انھوں نے بہت سے معاصرین اور ایک اعتبار سے بعض خردوں کا ذکر بھی بڑی اپنائیت سے کیا ہے۔ مولانا مودودی' امام خمینی' علی شریعتی' علی میاں' سعید احمد کاظمی' عبدالستار خان نیازی' پیر کرم شاہ الازہری' مفتی محمد حسین نعیمی اور متین ہاشمی کی صف میں کوثر نیازی کا تذکرہ' قاری کے مطالعے کے لیے ایک طرح کا ''سپیڈ بریکر'' ہے۔ دل چسپ بات یہ ہے کہ اس خاکے کا ابتدائی حصہ موضوع کا ''جواز'' پیدا کرنے کی ایک واضح کاوش نظر آتی ہے۔ علماے دین کے علاوہ چند خاکے دانش وروں' ادیبوں' شاعروں اور نعت گو اصحاب پر بھی لکھے گئے ہیں (مرزا محمد منور' احسان دانش' وزیر آغا' م ش' محمد طفیل' حفیظ تائب' محمد صلاح الدین' انور سدید' حافظ لدھیانوی' طالب ہاشمی' انعام الحق کوثر' طاہر القادری' عبدالستار ایدھی وغیرہ)۔ ہر مکتب فکر اور طبقۂ خیال کے لوگوں پر قلم اٹھانا مرحوم کی بے تعصبی اور توازنِ ذہنی کی دلیل ہے۔ ان کے ادبی اور خطیبانہ اسلوب سے قاری کا ذہن ابوالکلام آزاد' ظفر علی خاں' بہادر یار جنگ' عطاء اللہ شاہ بخاری اور شورش کاشمیری کی طرف منتقل ہوتا ہے۔

ترتیب و تدوین کے حوالے سے یہ عرض کرنا بے جا نہ ہوگا کہ اول: ابتدا میں خورشید گیلانی کے مختصر کوائفِ حیات' دوم: مرحوم شخصیات کے سنین وفات' سوم: مضامین اور خاکوں کی تاریخ تحریر اور حوالۂ اشاعت بھی دے دیا جاتا تو کتاب زیادہ وقیع ہوتی۔ (ر - ہ)

نداے خلافت (فلسطین نمبر)' مدیر: حافظ عاکف سعید۔ پتا: ۳۶ کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور۔ صفحات: ۹۲۔ قیمت: